

4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے میں قدرے اضافہ ہوا کیونکہ اخراجات میں اضافے نے آمدنی میں اضافے کو ماند کر دیا۔ اخراجات میں اضافے کی بڑی وجہ بلند سودی ادائیگیاں تھیں جبکہ بنیادی اخراجات میں بھی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ دوسری جانب غیر ٹیکس محاصل کی وجہ سے مجموعی آمدنی بڑھی جبکہ ٹیکس محصولات میں بھی اضافہ ہوا۔ چونکہ آمدنی میں اضافے کی رفتار بنیادی اخراجات اور مجموعی اخراجات (علاوہ سودی ادائیگیوں) میں اضافے سے زیادہ رہی لہذا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی توازن سرپلس رہا۔ اس کے باوجود مالیاتی خسارے میں اضافے کی وجہ سے سرکاری قرضوں کا حجم مزید بڑھا جو زیادہ تر مقامی کمرشل بینکوں سے حاصل کیے گئے تھے۔

4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

پی) میں نسبتاً زیادہ اضافہ ہوا جس نے مالیاتی خسارے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا (جدول 4.2)۔² اس کے باوجود بنیادی توازن میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران جی ڈی پی کا 1.7 فیصد سرپلس ریکارڈ کیا گیا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 1.1 فیصد تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ¹

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 2.3 فیصد ہو گیا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 2.0 فیصد تھا (جدول 4.1)۔ آمدنی میں خاطر خواہ اضافے کے باوجود مارک اپ ادائیگیاں بڑھیں اور اخراجات (بہ لحاظ جی ڈی

جدول 4.1: مجموعی مالیاتی اظہاریے

نومو (فیصد میں)				ارپ روپے				
م 24ء		م 23ء		م 24ء		م 23ء		
پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی	
45.9	55.4	33.2	18.8	6,854.0	4,168.2	2,685.8	4,698.9	1- مجموعی حاصل (الف+ب)
29.5	34.2	24.4	16.9	4,834.3	2,617.4	2,216.9	3,731.9	(الف) ٹیکس حاصل
30.3	35.3	24.9	17.4	4,469.2	2,427.7	2,041.5	3,428.8	جس میں ایف بی آر ٹیکسز
108.8	111.8	99.6	26.4	2,019.7	1,550.9	468.8	967.1	(ب) غیر ٹیکس
45.1	57.3	29.7	19.8	9,261.8	5,596.0	3,665.8	6,382.4	2- مجموعی اخراجات (الف+ب+ج)
41.3	53.0	25.0	29.6	8,564.6	5,392.0	3,172.6	6,061.2	(الف) اخراجات جاریہ
64.0	75.4	44.6	77.1	4,220.0	2,840.4	1,379.6	2,573.1	جس میں مارک اپ ادائیگیاں
3.9	-9.1	28.4	11.4	661.2	378.8	282.4	636.6	(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
13.9	4.1	30.7	4.5	673.2	386.7	286.5	590.9	جس میں پی ایس ڈی پی
-	-	-	-	35.9	-174.9	210.8	-315.4	(ج) شمارتی فرق
32.4	42.2	22.1	-1.7	5,041.8	2,772.8	2,268.9	3,809.4	غیر سود (کل) / بنیادی اخراجات
-	-	-	-	-2,407.8	-1,427.7	-980.1	-1,683.5	3- مجموعی بجٹ توازن
-	-	-	-	-2.3	-1.3	-0.9	-2.0	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	1,812.2	1,412.7	399.6	889.6	4- بنیادی توازن
-	-	-	-	1.7	1.3	0.4	1.1	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	-1,710.6	-1,223.8	-486.9	-1,362.3	5- حاصل کا توازن
-	-	-	-	-1.6	-1.2	-0.5	-1.6	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	2,407.8	1,427.7	980.1	1,683.5	6- مالکاری (الف+ب)
-	-	-	-	608.4	166.0	442.4	-296.3	بیرونی (خالص)
-	-	-	-	1,799.4	1,261.8	537.6	1,979.8	ملکی (خالص)

ماخذ: وزارت خزانہ

¹ مالیاتی توازن کل آمدنی ہے جس میں کل اخراجات شامل نہیں ہیں۔ بنیادی توازن مالیاتی توازن ہے جو سود کی ادائیگی کے لیے ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ محاصل کا توازن کل آمدنی تفریق مجموعی موجودہ اخراجات ہے۔ بنیادی اخراجات غیر سودی (کل) مربوط اخراجات ہیں۔

² مجموعی اخراجات میں جی ڈی پی کا 1.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں مجموعی آمدنی جی ڈی پی کا 0.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

مجموعی سرپلس میں صوبوں کا حصہ جی ڈی پی کا 0.3 فیصد رہا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے کے 0.1 فیصد سے زیادہ ہے۔

کی وجہ سے اضافی قرض لینے کی ضرورت پڑی جس کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مارک اپ ادائیگیوں میں مزید اضافہ ہوا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی توازن میں بہتری نہ صرف بجٹ کے تخمینوں سے مطابقت رکھتی ہے بلکہ گذشتہ پانچ تقابلی ادوار کی اوسط کے مقابلے میں بھی زیادہ ہے (جدول 4.2)۔ مزید برآں، مجموعی آمدنی اور جاری اخراجات (بہ لحاظ جی ڈی پی) میں تناسب اضافے سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں آمدنی کے خسارے کو جی ڈی پی کے 1.6 فیصد تک محدود رکھنے میں مدد ملی، ایسا ہی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ہوا تھا۔

سبسڈی، سول حکومت چلانے اور گرانٹس کی وجہ سے بنیادی اخراجات میں وسیع پیمانے پر اضافہ دیکھا گیا۔ سبسڈیز میں اضافہ، جو بنیادی اخراجات میں اضافے کا سب سے بڑا غیر سودی شراکت دار ہے، توانائی کے شعبے میں بلند ادائیگی کی وجہ سے ہوا، خاص طور پر انڈیپنڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی پیز) کو کی جانے والی ادائیگیاں تاکہ توانائی کے شعبے کے گردشی قرضے کو سرکلر ڈیٹ منیجمنٹ پلان مالی سال 24ء کے تحت قابو میں رکھا جاسکے۔ ترقیاتی اخراجات میں بھی اضافہ ہوا کیونکہ صوبوں کے بلند اخراجات نے وفاقی سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں سکڑاؤ کا اثر کافی حد تک زائل کر دیا۔

جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر کل آمدنی میں اضافہ بڑی حد تک غیر ٹیکس محصولات کی وجہ سے ہوا، اس کے علاوہ ٹیکس محصولات میں بھی معمولی اضافہ ہوا (جدول 4.2)۔ ٹیکس محاصل میں اضافہ بلاواسطہ ٹیکسوں خاص طور پر کارپوریٹ منافع سے جمع ہونے والے انکم ٹیکس کے ساتھ ساتھ بینک ڈپازٹس پر افراد کی آمدنی اور سرکاری تسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوا۔ محاصل میں بلاواسطہ ٹیکسوں کا حصہ بھی مناسب رہا جس کی بڑی وجہ زیادہ سیلز ٹیکس وصولی تھی۔ فنانس ایکٹ 2023ء میں اعلان کردہ ٹیکس اقدامات بشمول سپر ٹیکس کا دائرہ وسیع کرنا اور مشروبات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) بڑھانا سمیت مہنگائی اور شرح سود میں اضافے کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں کمی نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں اضافہ کیا۔ غیر ٹیکس محاصل میں نمایاں اضافے کی بنیادی وجہ بالترتیب بلند شرح سود اور پٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) ریٹس کے سبب اسٹیٹ بینک کے منافع میں اضافہ اور پٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی وصولی میں اضافہ ہے۔ اس کے علاوہ صوبوں کی اپنی کوششوں کے نتیجے میں خاص طور پر خدمات پر سیلز ٹیکس کے سبب ٹیکس وصولی میں بھی اضافہ ہوا۔

مالی خسارے کے رجحانات کے مطابق مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرضوں میں 7.1 فیصد اضافہ ہوا۔ آئی ایم ایف سے اسٹاف لیول ایگریمنٹ کے بعد بیرونی مالکاری میں کچھ اضافے کے باوجود سرکاری قرضوں میں اضافے کا زیادہ تر حصہ مقامی قرضوں پر مشتمل تھا۔ طویل مدتی تسکات (پی آئی بیز اور اجارہ صکوک) کے اجراء میں نمایاں اضافے کے ساتھ ساتھ ٹی بلز کی ادائیگیوں کی وجہ سے سرکاری قرضوں کے اسٹاک کے خاکہ عرصیت میں اضافہ ہوا۔ تاہم، حکومت کی باز ادائیگی کی صلاحیت کم ہو گئی کیونکہ مقامی سود کی ادائیگیاں ایف بی آر ٹیکسوں میں اضافے سے زیادہ رہیں۔

یہ اجاگر کرنا ضروری ہے کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں حاصل کردہ مالیاتی استحکام کو برقرار رکھنا سرکاری قرضوں کو بڑھنے سے روکنے، قرضوں کی واپسی کے بوجھ کو کم کرنے اور مہنگائی کو نیچے لانے کے لیے اہم ہے۔ اس کے لیے ٹیکس کی شرح میں تبدیلیوں سے آگے بڑھ کر ٹیکس پالیسی میں عمیق بنیادوں پر مداخلت کی ضرورت ہے، یعنی ٹیکس بیس کو وسیع کرنا تاکہ ٹیکس محصولات میں ممکنہ حد تک اضافہ کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو خسارے میں چلنے والے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی نجکاری کے ذریعے انہیں دی

مارک اپ اور بنیادی اخراجات دونوں میں اضافے کی وجہ سے بہ لحاظ جی ڈی پی مجموعی اخراجات میں بھی اضافہ ہوا۔ مارک اپ ادائیگیوں میں اضافہ حکومت کی جانب سے بلند شرح سود کے ماحول میں مقامی قرضوں پر بڑھتے ہوئے انحصار کی وجہ سے ہوا۔ مزید برآں، حکومت کی جانب سے بنیادی اخراجات پر قابو نہ پانے

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.2: گزشتہ پانچ برسوں کے مقابلے میں مجموعی مالیاتی اظہاریوں کی کارکردگی

جی ڈی پی کے فیصد کے مطابق			حقیقی۔ پہلی ششماہی			مجموعی ششماہی			
بجٹ کے تخمینے (سالانہ)			حقیقی۔ پہلی ششماہی			مجموعی ششماہی			
م س	م س	م س 19-23	م س	م س	م س 19-23	م س	م س 23	م س 19-23	
24ء	23ء	اوسط	24ء	23ء	اوسط	24ء	م س 23	اوسط	
-	-	-	6.5	5.6	5.9	45.9	18.8	15.4	مجموعی محاصل
8.9	9.6	11.1	4.2	4.1	4.2	30.3	17.4	15.1	وفاقی ٹیکس
2.8	2.5	3.0	1.8	1.1	1.2	116.5	28.5	31.9	وفاقی غیر ٹیکس محاصل
13.7	12.2	16.2	8.8	7.6	8.0	45.1	19.8	15.2	مجموعی اخراجات
-	-	-	8.1	7.2	7.2	41.3	29.6	19.2	اخراجات جاریہ
6.9	5.1	5.6	4.0	3.1	2.5	64.0	77.1	30.7	جنس میں مارک اپ ادائیگیاں
-	-	-	0.6	0.8	0.9	3.9	11.4	5.0	ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
-	-	-	4.8	4.5	5.5	32.4	-1.7	10.0	بنیادی اخراجات
-6.5	-4.9	-6.0	-2.3	-2.0	-2.1	-	-	-	مالیاتی توازن
0.4	0.2	-0.6	1.7	1.1	0.4	-	-	-	بنیادی توازن

ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تخمینے

میں بدستور اہم کردار رہا جبکہ صوبائی ٹیکس محاصل نے بھی خدمات پر جی ایس ٹی کے ذریعے اپنا مثبت حصہ ڈالا۔ وفاقی یعنی ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 30.3 فیصد اضافہ ہوا، یہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے ہدف سے 1,040 ارب روپے زیادہ ہے (جدول 4.3)۔ مالی سال 23ء کے رجحان کو جاری رکھتے ہوئے بلا واسطہ ٹیکسوں نے اہم کردار ادا کیا۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران کل وصولیوں کے تقریباً نصف تک پہنچ گیا جو گزشتہ 25 سالوں میں سب سے زیادہ ہے (شکل 4.1)۔

شکل 4.1: پہلی ششماہی میں مجموعی وفاقی ٹیکسز میں بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ

percent

FY24: 49.4
FY20-23: 38.6*
FY10-19: 38.0*
FY00-09: 34.0*



* Averages
Source: Finance Ministry

جانے والی سبسڈیز اور گرانٹس پر ہونے والے اخراجات کو روکنے کی بھی ضرورت ہے۔ سماجی اور ترقیاتی اخراجات کے لیے مالی گنجائش پیدا کرنے کے لیے بھی یہ اہم ہے۔

4.2 محاصل

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی محاصل میں 45.9 فیصد اضافہ ہوا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے 18.8 فیصد کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے (جدول 4.1)۔ اس کے نتیجے میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر کل محاصل اوسط سے زیادہ ہو گئے (جدول 4.2)۔ اس میں غیر ٹیکس محاصل کا حصہ سب سے زیادہ تھا جبکہ جی ڈی پی تا ٹیکس ریونیو تناسب میں بھی قدرے اضافہ ہوا۔

ٹیکس محاصل

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے 16.9 فیصد کے مقابلے میں ٹیکس محصولات میں 29.5 فیصد اضافہ ہوا۔ وفاقی ٹیکسز کا اس

جدول 4.3: پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں

نو فیصد میں؛ حصہ فیصدی پوائنٹس میں

ہدف کا فیصد	نمو میں حصہ*		نمو		ارب روپے		
	م 24ء	م 23ء	م 24ء	م 23ء	م 24ء	م 23ء	
119.8	18.2	17.3	40.9	49.4	2,148.9	1,525.7	1- بلا واسطہ ٹیکس
-	2.6	0.8	26.2	5.8	188.4	149.2	درآمد
-	38.3	48.5	42.4	56.2	1,960.5	1,376.4	ملکی
-	12.2	0.1	21.9	0.2	2,320.4	1,903.2	2- بالواسطہ ٹیکس
87.9	12.8	-0.2	19.1	-0.2	1,515.3	1,272.0	سیلز ٹیکس
-	7.9	-5.3	12.2	-7.5	925.8	824.9	درآمد
-	11.2	5.0	31.8	16.7	589.4	447.1	ملکی
99.4	5.3	0.9	61.0	12.3	264.6	164.3	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
-	6.3	-4.3	178.0	-51.9	16.0	5.8	درآمد
-	54.8	16.8	56.8	18.3	248.5	158.5	ملکی
84.2	3.9	-0.5	15.8	-2.1	540.5	466.9	کسٹمز
101.0	-	-	30.3	17.4	4,469.2	3,428.8	مجموعہ (1+2)

* شرح نمو میں حصے کا حساب اجزاء کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

نوٹ: ایف بی آر اور وزارت خزانہ کی جانب سے رپورٹ کردہ ٹیکس حاصل کے اعداد و شمار میں مماثلت ضروری نہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو (عمومی) اور اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینے

جیسے مہنگائی اور شرح سود میں اضافہ اور روپے کی قدر میں کمی، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی ٹیکس کی کارکردگی کی وضاحت کرتے ہیں۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں حقیقی معنوں میں اضافہ اتنا متاثر کن نہیں ہے کیونکہ گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی 28.8 فیصد پر پہنچ گئی اور روپے کی قدر میں 22.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔

الف) ٹیکس اقدامات

معاشی سرگرمیوں کی بحالی میں سست روی اور مجموعی اخراجات میں اضافے کی توقع کے پیش نظر ٹیکس اقدامات کا بنیادی مقصد ٹیکس کی شرحوں میں تبدیلی اور ٹیکس اخراجات کو معقول بنانے کے ذریعے زیادہ آمدنی کے ہدف کو پورا کرنا ہے۔ نمایاں ٹیکس اقدامات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

بلا واسطہ ٹیکسوں کے اندر، رضا کارانہ ادائیگیوں نے مستحکم نمو ظاہر کی جو بنیادی طور پر کارپوریٹس کے ایڈوانس ٹیکسز پر مشتمل تھی۔ ود ہولڈنگ ٹیکسز میں بھی زبردست اضافہ دیکھا گیا، خاص طور پر بینک سود اور تمسکات، معاہدوں، تنخواہوں اور درآمدات پر۔ مزید برآں، بالواسطہ ٹیکسوں میں بھی مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 12.2 فیصد کا وسیع البنیاد اضافہ دیکھا گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں تقریباً مستحکم رہا تھا۔ زیادہ سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مدد میں وصولیوں اور پھر کسٹمز نے بالواسطہ ٹیکسوں میں اضافے میں اہم کردار ادا کیا (جدول 4.3)۔

مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء میں متعارف کرائے گئے وفاقی ٹیکس اقدامات (جون 2023ء میں فنانس ایکٹ 2023ء کے ذریعے، اور اس سے قبل فروری 2023ء میں فنانس (ضمنی) ایکٹ 2023ء کے ذریعے) اور معاشی عوامل

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

ہوا۔⁵ مزید برآں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی مرحلے پر جمع ہونے والے ود ہولڈنگ ٹیکس میں تقریباً 25 فیصد اضافہ ہوا۔

پانچواں، بلڈرز اور ڈویلپرز پر ایڈوانس ٹیکس کی اساس کو سیلز ٹرن اوور کے بجائے عمارت یاریٹل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے رقبے اور سائز میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ حکومت نے غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت پر ود ہولڈنگ ٹیکس کو مزید 2 فیصد سے بڑھا کر 3 فیصد کر دیا۔⁶

چھٹا، فروری 2023ء کے دوران ایشیا پر جنرل سیلز ٹیکس کی شرح 17 فیصد سے بڑھا کر 18 فیصد اور مارچ 2023ء میں مقامی طور پر تیار کردہ گاڑیوں اور غیر ضروری ایشیا پر محیط 800 سے زائد ٹیرف لائنوں کی درآمد پر 18 فیصد سے بڑھا کر 25 فیصد کر دی گئی۔^{8،7}

ساتواں، ٹیکس اخراجات کو کم کرنے کی کوشش میں، حکومت نے دو طرح سے سیلز ٹیکس کو معقول بنایا: اول) مختلف ایشیا کے سطح اول خوردہ فروشوں کے لیے رعایتی جی ایس ٹی کو 12 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کرنا؛ دوم) ڈی اے بی کھاد کی فروخت پر 5 فیصد جی ایس ٹی کا نفاذ، جسے پہلے اس طرح کے ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ سطح اول ری ٹیلرز کے لیے دکانوں کے کم سے کم چھت

پہلا، حکومت نے سپر ٹیکس میں دو ترامیم کیں: (اول) سپر ٹیکس کا دائرہ کار وسیع کر دیا گیا اور سلیب کی تعداد 4 سے بڑھا کر 7 کر دی گئی، اور پیش رفت اور یکسانیت کو یقینی بنانے کے لیے تمام افراد کو شامل کر کے ٹیکس نیٹ کو بڑھا یا گیا (پہلے اس کا اطلاق صرف 16 قسم کے کاروباری اداروں پر ہوتا تھا)، (دوم) سپر ٹیکس کے دائرہ کار میں توسیع کی گئی تاکہ تمسکات کے تصفیے پر سرمائے پر منافع کو شامل کیا جاسکے، نیشنل کلیئرنگ کمپنی پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) کو کیپٹل گین ٹیکس کے ساتھ اسے جمع کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔³ دوسرا، ٹیکس پالیسی کی بہتری کو یقینی بنانے کی خاطر انکم ٹیکس سلیب پر نظر ثانی کی گئی۔ تیسرا، ایشیا اور خدمات کی فراہمی اور معاہدوں پر عمل درآمد پر ود ہولڈنگ ٹیکس (ڈبلیو ایچ ٹی) میں اضافہ کیا گیا۔

چوتھا، کمرشل امپورٹرز کی جانب سے ایشیا کی درآمد پر ود ہولڈنگ ٹیکس 5.5 فیصد سے بڑھا کر 6.0 فیصد کر دیا گیا۔ مزید برآں، بڑی گاڑیوں (2001 سی سی اور اس سے اوپر) پر ایڈوانس ٹیکس کا طریقہ کار مقررہ رقم سے شرح کے لحاظ سے مختلف درجات میں تبدیل کر دیا گیا، جس میں غیر اے ٹی ایل (فعال ٹیکس دہندگان کی فہرست) خریداروں کو 200 فیصد زیادہ ٹیکس ادا کرنا پڑا۔ مقامی یا درآمد شدہ گاڑیوں پر زیادہ ٹیکسوں کا ایک مقصد گاڑیوں کی فروخت میں کمی کے منفی اثرات کو کم کرنا تھا۔ ان اقدامات کی وجہ سے جزوی طور پر مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں مقامی آٹوموبیل کمپنیوں کی جانب سے ٹیکس کی ادائیگیوں میں پانچ گنا اضافہ

³ مالی سال 16ء میں زیادہ آمدنی والے افراد کی آمدنی پر 2 سے 4 فیصد تک سپر ٹیکس عائد کیا گیا تھا جس کا مقصد عارضی طور پر بے گھر افراد کی نو آباد کاری کے لیے فنڈز فراہم کرنا تھا۔ بعد ازاں مالی سال 23ء میں سیکشن 4 بی کی جگہ زیادہ کمانے والے افراد پر سپر ٹیکس کے نام سے نیا سیکشن 4 سی متعارف کرایا گیا۔ سیکشن 4 سی کے تحت متعارف کرائی جانے والی نئی ٹیکس شرحوں کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے باب 4، پاکستان کی معیشت کی سالانہ رپورٹ مالی سال 23ء ملاحظہ کریں۔

⁴ ڈیٹا کا ماخذ: ستمبر 2023ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے لیے اسٹیٹ بینک سہ ماہی مالیاتی بیانات کا تجزیہ برائے غیر مالیاتی کمپنیز۔

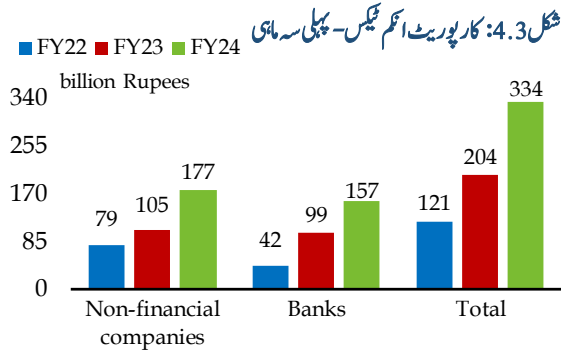
⁵ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ اعداد و شمار ٹی ایس ایکس کے ساتھ رجسٹرڈ پانچ آٹو کمپنیوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ سی بی یو کاروں کی درآمدات کو خارج کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں، یہ ٹیکس ادائیگیاں کارپوریٹ انکم ٹیکس، سپر ٹیکس (جہاں قابل اطلاق ہو)، ڈبلیو ایچ ٹی، سیلز ٹیکس سمیت ہر قسم کے ٹیکس پر مشتمل ہیں۔

⁶ ود ہولڈنگ ٹیکس غیر اے ٹی ایل جائیداد کے فروخت کنندگان اور خریداروں کے لیے بالترتیب 200 فیصد اور 350 فیصد زیادہ ہے۔

⁷ ان ایشیا میں کاروں اور اپلائیڈ سنز کے مکمل تعمیر شدہ یونٹ؛ جو س اور ہو اور اپانی (کار بونیٹڈ وائر)؛ کنشیکسٹری؛ زیورٹ اور دیگر شامل ہیں۔

⁸ ان اقدامات نے جی ایس ٹی کی وصولی میں خاطر خواہ اضافہ کیا: مقامی جی ایس ٹی وصولی میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی، دوسری ششماہی اور مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بالترتیب 16.8 فیصد، 28.9 فیصد اور 31.8 فیصد اضافہ ہوا۔ پچھلی دو ششماہیوں میں مسلسل زوال پذیر ہونے کے بعد مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی مرحلے پر جی ایس ٹی کی وصولی میں 12.2 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

⁹ ان ایشیا میں تیار شدہ کپڑے، مقامی طور پر تیار شدہ ٹیکسٹائل کی مصنوعات، ٹیکسٹائل کی ملبوسات کے علاوہ دیگر مصنوعات، چمڑا اور مصنوعی چمڑا شامل ہیں۔

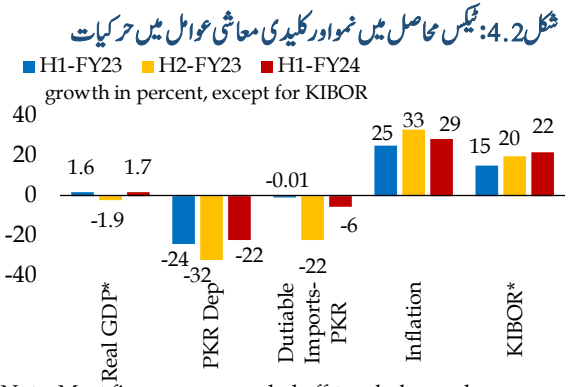


Note: 1) Calculated as difference b/w profit before & after tax; 2) there are 100 different entities under the head of non-financial companies

Sources: State Bank of Pakistan; Quarterly Analysis of Selected Non-Financial Companies (SBP)

ریونیو اسپنرز کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر بلا واسطہ ٹیکس وصولی میں ایڈوانس ٹیکسوں کا حصہ 40 فیصد ہے۔ ان ٹیکسوں کی کارکردگی کارپوریٹ منافع میں خاطر خواہ اضافے کی مرہون منت ہے (شکل 4.3)۔ بلند شرح سود کے ماحول میں حکومت کی جانب سے زیادہ قرضے لیے جانے کی وجہ سے بینکوں کے منافع میں زبردست اضافہ ہوا، جو مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں تقریباً 75 فیصد بڑھا۔¹² مزید برآں، غیر مالیاتی اداروں کے منافع میں بھی پہلی سہ ماہی کے دوران 61 فیصد اضافہ ہوا جس کی وجہ معیشت کی معتدل بحالی، فروخت کی لاگت میں کمی اور مہنگائی میں اضافے کے ساتھ ساتھ فروخت میں معقول اضافہ ہے۔¹³

شرح سود میں اضافے سے بینکوں میں منافع بخش کھاتوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کے ساتھ ساتھ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاریوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ افراد اعلیٰ شرح سود کے اوقات میں بچت اور سرکاری تمسکات میں زیادہ سرمایہ کاری کرتے ہیں، جیسا کہ بچت ڈپازٹس کے



Note: Most figures are rounded off to whole numbers; * One Week

Sources: PBS, FBR, & SBP

کے حامل رقبے کی شرط ختم کر دی گئی جس سے سطح اوڈل ری ٹیلرز کا دائرہ بڑھ گیا اور اس فہرست میں مزید ری ٹیلرز کو بھی شامل کیا گیا۔¹⁰

آخر میں فریڈل ایکسائز ڈیوٹی لگائی گئی جبکہ بیٹھے پھلوں کے جوس اور شربت پر اس کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔ اس سے قبل مالی سال 23ء میں حکومت نے سگریٹ پر دوبار ایف ای ڈی میں اضافہ کیا تھا۔ ان اقدامات کے نتیجے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ٹیکسوں میں اضافے میں ایف ای ڈی کا نمایاں حصہ رہا۔¹¹

ب) معاشی عوامل

اقتصادی سرگرمی، جیسا کہ سہ ماہی جی ڈی پی اور بلند تعدد انظہاریوں سے ظاہر ہوتا ہے، معتدل طور پر بحال ہوئی جس نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکس وصولی کے اضافے میں معاونت کی (شکل 4.2)۔ مزید برآں، گذشتہ سال کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی اور افراط زر اور شرح سود میں اضافے سے ٹیکس محصولات پر مثبت اثرات مرتب ہوئے۔

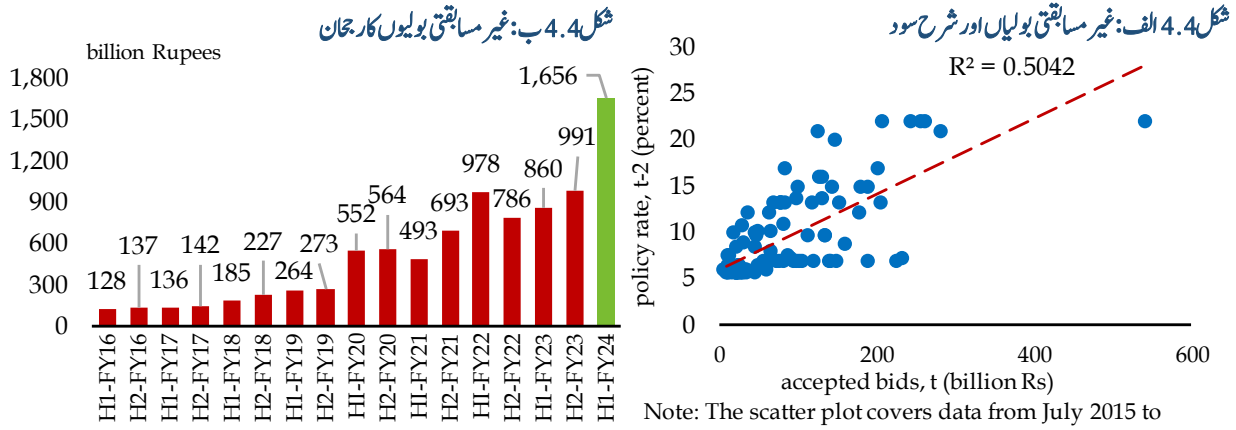
¹⁰ ایف بی آر ٹیلرز کے لیے امتیازی رویہ رکھتا ہے تاکہ ری ٹیلرز سے سبز ٹیکس کی وصولی کو مؤثر انداز میں ہموار، ڈیجیٹائز اور خود کار بنایا جاسکے، جس کا مقصد ٹیکس میں اور وصولی کو بہتر بنانا ہے۔

¹¹ مجموعی ٹیکسوں میں فریڈل ایکسائز ڈیوٹی کا حصہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 0.6 فیصد پوائنٹس تھا جو بڑھ کر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 2.9 فیصدی پوائنٹس تک پہنچ گیا۔

¹² واضح رہے کہ کیلنڈر سال کی بنیاد پر گوشواروں کا حساب رکھنے والے بینکوں کے قبل از ٹیکس منافع میں جنوری تا ستمبر 2023ء کے دوران 81 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ ڈیٹا کا ماخذ: مالی اسباب کے انظہارے، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

¹³ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں پی ایس ایس میں رجسٹرڈ غیر مالیاتی فرموں (کل 100) کی مجموعی فروخت میں 14.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ فروخت کی لاگت میں 9.0 فیصد اضافہ ہوا۔ ڈیٹا کا ماخذ: ستمبر 2023ء کو ختم ہونے والی مدت کے لیے غیر مالیاتی کمپنیوں کے حوالے سے اسٹیٹ بینک سہ ماہی مالیاتی گوشواروں کا تجزیہ

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ



Source: State Bank of Pakistan

Note: The scatter plot covers data from July 2015 to December 2023

Source: State Bank of Pakistan

غیر ٹیکس محاصل

اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی، پی ڈی ایل وصولی اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور صوبوں کو وفاقی قرضوں پر مارک اپ وصولیوں کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس ریونیو (این ٹی آر) میں زبردست اضافہ ہوا (شکل 4.5)۔ اسٹیٹ بینک کا منافع، جو غیر ٹیکس محاصل میں سب سے بڑا حصہ دار ہے، بینکوں سے حکومت کے زیادہ قرضوں کے درمیان بلند شرح سود اور سیالیت کے ادخال میں اضافے کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ پی ڈی ایل آمدنی کی صورت میں پٹرولیم مصنوعات پر پی ڈی ایل کی شرح میں 60 روپے فی لیٹر تک بتدریج اضافے سے وصولیوں میں اضافہ ہوا جس سے پہلی ششماہی میں پی او ایل کی کم فروخت کے اثرات متاثر ہوئے۔¹⁷ تاہم صوبائی این ٹی آر نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایک سال قبل کے مقابلے میں معمولی بہتری دکھائی ہے۔

سہ ماہی بہاؤ اور قبول شدہ غیر مسابقتی بولیوں کے نمونے سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 4.4 الف اور 4.4 ب)۔¹⁴

روپے کی قدر میں کمی نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلحاظ ڈالر درآمدی قدر میں کمی کے محصولات کے اثرات کو کم کیا۔¹⁵ اگر یہ مان لیا جائے کہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کوئی گراؤ نہیں ہوئی تو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں روپے کے حساب سے درآمدات میں 5.7 فیصد کی حقیقی کمی کے بجائے 26.7 فیصد کمی واقع ہوتی۔¹⁶ روپے کی قدر میں کمی اور بجٹ میں کیے گئے ٹیکس اقدامات کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں کمی واقع ہوئی تھی۔

¹⁴ شرح سود اور بچت ڈپازٹس کے درمیان تعلق کی ایک مثال کے لیے، باب 3 میں شکل 3.8 ملاحظہ کریں۔

¹⁵ درآمدی مرطلے پر ٹیکس واجبات کا حساب پاکستانی روپے میں کیا جاتا ہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 22.1 فیصد کم رہی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جون 2023ء کے اختتام کے مقابلے میں دسمبر کے آخر تک روپے کی قدر میں اضافہ ہوا ہے، لیکن دسمبر 2022ء کے اختتام کے مقابلے میں اس کی قدر میں کمی واقع ہوئی ہے (دیکھیں باب 5)۔

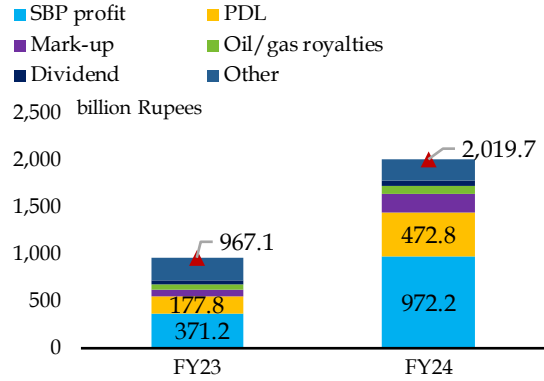
¹⁶ متبادل شرح نمو کا تخمینہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں امریکی ڈالر میں کمی درآمدات کو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کی اوسط شرح تبادلہ کا استعمال کرتے ہوئے پاکستانی روپے کے مساوی میں تبدیل کر کے لگایا جاتا ہے۔
¹⁷ یکم جولائی 2023ء کو پٹرول پر پی ڈی ایل 50 روپے سے بڑھا کر 55 روپے اور یکم ستمبر 2023ء کو 60 روپے فی لیٹر کر دیا گیا تھا۔ ایچ این ڈی پر لیوی 16 اکتوبر 2023ء کو بڑھ کر 55 روپے اور یکم نومبر 2023ء کو 60 روپے ہو گئی تھی۔

کے دوران میعاد کی تکمیل کو پہنچ گئے، جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر مارک اپ ادا نیکیاں ہوئیں۔¹⁹

بنیادی وفاقی اخراجات میں بھی مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمایاں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں کمی دیکھی گئی تھی۔ سبڈیز، سول حکومت چلانے اور گرانٹس نے بنیادی طور پر اخراجات کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری جانب وفاقی کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں کمی آئی اور پنشن اور دفاعی خدمات پر اخراجات زوال پذیر ہوئے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بلند سودی ادا نیکیوں نے پچھلے کچھ سالوں میں ترقیاتی اور سماجی اخراجات کے لیے مالی گنجائش کو کم کر دیا ہے (جدول 4.5)۔

سبڈی کے معاملے میں حکومت نے مالی سال 24ء کے بجٹ کا بہت بڑا حصہ مختص کیا تھا جس میں توانائی کے شعبے کی سبڈی 83 فیصد حصے کے ساتھ سب سے اوپر تھی (جدول 4.6)۔ حکومت کی جانب سے پیداواری لاگت ریگولر ٹیرف ایڈجسٹمنٹ کے ذریعے صارفین کو منتقل کرنے اور انڈسٹری کو دی جانے والی سبڈی واپس لینے کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی طور پر توانائی کے شعبے کی سبڈی میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خود مختار بجلی ساز اداروں (آئی پی پی) کو دی جانے والی سبڈی گذشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً تین گنا زیادہ تھی جس میں سے زیادہ تر کیپیٹیٹی پیمنٹس تھیں۔²⁰ آئی ایم ایف کے ساتھ طے پانے والے سرکلر ڈیٹ مینجمنٹ پلان (سی ڈی ایم پی) کے مطابق یہ ادا نیکیاں مالی سال 24ء میں بجلی کے گردش قرضوں کے اسٹاک کو مالی سال 23ء کی سطح پر رکھنے کے حکومتی منصوبے کا حصہ

شکل 4.5: مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں غیر ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی



Source: Ministry of Finance

4.3 وفاقی اخراجات¹⁸

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجات میں تقریباً 50 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 23.3 فیصد تھا (جدول 4.4)۔ اخراجات میں تقریباً 62 فیصد اضافہ (مطلق طور پر) زیادہ مارک اپ ادا نیکیوں کی وجہ سے ہوا، اس کے بعد سبڈیز، دفاع، گرانٹس، پنشن اور سول حکومت چلانے میں زیادہ اخراجات آئے۔

مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی کے دوران مارک اپ ادا نیکیاں 64 فیصد اضافے کے ساتھ 4.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گئیں جو ایف بی آر کے ٹیکسوں کا 94 فیصد اور مجموعی ٹیکس ریونیو کا 87 فیصد ہے۔ اس سے ملکی اور عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی شرح سود کے اثرات کے ساتھ ساتھ گذشتہ چند سالوں میں مسلسل بڑے مالی خسارے کے پیش نظر سرکاری قرضوں کے جمع ہونے کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ بیرونی رقوم کی آمد میں کمی کی وجہ سے، خاص طور پر مالی سال 23ء میں، حکومت کو نسبتاً بلند شرحوں پر مقامی قرضوں پر زیادہ انحصار کرنا پڑا۔ قرضوں کے وثیقہ جات، خاص طور پر سہ ماہی ٹی بلز جو مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی اور مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کیے گئے تھے، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی

¹⁸ اول یہ سیکشن وفاقی اخراجات کا احاطہ کرتا ہے نہ کہ جدول 4.1 میں پیش کردہ مربوط وفاقی اور صوبائی اخراجات کا؛ دوم) وفاقی اخراجات کے اعداد، جہاں کہیں بھی اس سیکشن میں درج کیے گئے ہیں اور زیر بحث ہیں، وزارت خزانہ کی مالیاتی سرگرمیوں کی رپورٹوں میں شائع ہونے والے "کل وفاقی اخراجات" سے اعداد و شمار کے تضاد کو منہا کر کے شمار کیے گئے ہیں۔

¹⁹ سودی ادا نیکیوں کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے سیکشن 4.5 سرکاری قرضہ ملاحظہ کریں

²⁰ بجلی کی خریداری کے معاہدوں کے مطابق خوردہ ٹیرف کے طور پر آئی پی پی کو کیپیٹیٹی پیمنٹس بجلی کے قدری سلسلے میں مختلف ساختی مسائل کی وجہ سے صارفین سے مکمل طور پر وصول نہیں کی جاتی ہے، جس میں ٹی اینڈ ڈی نقصانات، کم بلوں کی وصولی اور بجلی چوری و دیگر عوامل شامل ہیں۔ حکومت آئی پی پی بیٹرز کو سبڈی فراہم کرتی ہے تاکہ اس کی کسی حد تک تلافی کی جاسکے اور گردش قرضوں کو بڑھنے سے روکا جاسکے۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.4: وفاقی اخراجات

عموم (فیصد)			ارب روپے					
م 24ء			م 23ء		م 24ء			م 23ء
پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی	
49.7	67.8	24.2	23.2	6,839.0	4,491.9	2,347.1	4,567.1	
50.0	70.3	22.2	31.0	6,583.6	4,319.8	2,263.8	4,390.2	
64.0	75.4	44.6	77.1	4,220.0	2,840.4	1,379.6	2,573.1	
63.5	71.4	49.9	73.2	3,717.8	2,465.6	1,252.3	2,273.5	
67.6	107.4	7.1	113.4	502.2	374.8	127.3	299.6	
18.6	27.2	9.6	22.7	757.6	414.5	343.1	638.9	
25.9	34.2	18.6	27.6	404.4	201.1	203.3	321.2	
33.4	37.1	28.9	8.0	302.4	170.5	131.9	226.7	
90.9	258.7	-97.3	-37.3	375.3	372.8	2.5	196.6	
20.8	49.7	-7.4	-28.1	523.9	320.5	203.4	433.7	
22.1	17.4	27.6	-17.6	54.4	28.3	26.1	44.6	
20.6	53.8	-11.0	-29.1	469.5	292.2	177.3	389.2	
44.3	22.7	127.0	-50.1	255.3	172.1	83.3	177.0	
-5.9	14.2	-29.5	-43.9	152.1	99.6	52.6	161.7	
-14.2	-43.3	54.3	-71.4	21.7	10.1	11.6	25.3	
578.1	36.5	-181.1	-77.0	103.2	72.5	30.7	15.2	
-	-	-	-	115.2	80.4	34.8	-30.5	
-	-	-	-	-12.0	-7.9	-4.1	45.7	
31.3	56.0	3.4	-11.5	2,619.0	1,651.5	967.5	1,994.1	

ماخذ: وزارت خزانہ

بجٹ کے خاتمے کے منصوبے کے تحت کیا گیا اور وسائل کو بجلی پیدا اور تقسیم کرنے والی کمپنیوں کو منتقل کر دیا گیا۔²¹

گرائٹس کے معاملے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں برعکس رجحان دیکھا گیا کیونکہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 20.6 فیصد اضافہ ہوا۔ اس اضافے کے اہم عوامل میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی موقوف واجبات کی ادائیگی اور ترسیلات زر کے لیے ٹیلی

ہیں۔ مزید برآں، بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں (خاص طور پر کے الیکٹرک) کو بھی پہلی ششماہی میں ٹیرف کے فرق کے تحت زیادہ سبسڈی ملی، جو بجلی کی پیداواری لاگت میں اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔

واضح رہے کہ صنعتوں کو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بجلی اور گیس کی مد میں کوئی سبسڈی نہیں ملی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں تقریباً 34 ارب روپے تقسیم کیے گئے تھے (جدول 4.6)۔ ایسا صنعتوں کے لیے سبسڈیز کی مد میں مختص

²¹ سبسڈیز میں سے مالی سال 24ء میں انڈسٹریل سپورٹ پیکیج کے تحت کے الیکٹرک کے لیے صرف 7.0 ارب روپے مختص کیے گئے تھے جبکہ گذشتہ سال یہ رقم 20 ارب روپے تھی۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء

جدول 4.5: کلیدی مالیاتی اظہاریوں کا مارک اپ ادائیگیوں سے تناسب

اوسط سہ ماہی بھاء ارب روپے میں

پہلی ششماہی م 24ء	م 23ء	م 22ء	م 21ء	م 20ء	م 19ء	م 18ء	
2,110.0	1,424.0	795.6	687.4	654.9	522.8	375.0	مارک اپ ادائیگیاں
1,858.9	1,267.8	707.1	631.0	578.3	455.2	330.7	ملکی
251.1	190.0	88.5	56.5	76.7	67.6	44.3	غیر ملکی
مارک اپ ادائیگیاں فیصد کے اعتبار سے							
62.9	50.3	34.0	38.0	38.1	36.9	31.8	کل اخراجات
64.1	52.4	37.7	43.3	43.0	43.5	39.3	اخراجات جاریہ
65.4	64.1	43.4	43.9	45.3	47.1	31.9	مجموعی حاصل کی وصولیاں
105.2	122.3	85.1	77.9	79.9	102.6	60.5	خالص حاصل کی وصولیاں ²²

²² صوبوں کو این ایف سی کی منتقلی کے لیے ایڈجسٹ کی جانے والی مجموعی وفاقی محصولات کی وصولیوں کے برابر
ماخذ: وزارت خزانہ

فیصد اضافہ ہوا کیونکہ حکومت نے وفاقی ملازمین کی پنشن میں 17.5 فیصد اضافہ کیا ہے۔²⁵

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

صوبائی مالیاتی کھاتوں نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر راجی ڈی پی کا 0.3 فیصد سرپلس حاصل کیا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 0.1 فیصد تھی (جدول 4.7)۔ یہ بلند سرپلس اخراجات کے مقابلے میں آمدنی میں نسبتاً زیادہ اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ بلند وفاقی ادائیگیوں اور صوبوں کے اپنے ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات میں اضافے نے مجموعی صوبائی محصولات میں 33.9 فیصد اضافہ کیا ہے۔ خالص بنیادوں پر وفاقی قرضوں میں خاطر خواہ اضافے نے بھی مجموعی طور پر صوبائی محصولات میں اضافے میں حصہ ڈالا۔

گراؤنگ ٹرانسفر (ٹی ٹی) چارجز کی ادائیگی شامل ہیں۔²² بجٹ میں حکومت نے مالی سال 24ء کے لیے زیادہ گرانٹ مختص کی تھی، جس میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کا دائرہ وسیع کرنے اور عام انتخابات کے سلسلے میں الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) کے لیے بالترتیب بڑی اضافی گرانٹس شامل تھیں۔²³

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سول حکومت چلانے پر اخراجات میں 33.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 8.0 فیصد تھی (جدول 4.4)۔ یہ اضافہ مہنگائی بڑھنے کی وجہ سے وفاقی ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے سبب ہوا۔²⁴ اسی طرح مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پنشن اخراجات میں قدرے سستی سے 25.9

²² اسٹیٹ بینک نے 21 ستمبر 2023ء کو ادائیگی کی شرح 20 سعودی ریال / سے بڑھا کر 30 سعودی ریال / کر دی (30 دن بعد سے نافذ العمل)۔ ماخذ: ای پی ڈی سرکلر نمبر 14 برائے 2023ء

²³ مستفید ہونے والے خاندانوں کی تعداد کلینڈر سال 2022ء میں 7.6 ملین سے بڑھ کر کلینڈر سال 2023ء میں 9.0 ملین ہو گئی۔ بینظیر کفالت پروگرام کے تحت سہ ماہی وظیفہ 7 ہزار روپے کی کتبہ سے بڑھا کر 8 ہزار 750 روپے کر دیا گیا۔ اسی طرح بے نظیر تعلیمی وظائف کے تحت وظائف حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد 2022ء میں 2.6 ملین سے بڑھ کر 2023ء میں 7.52 ملین ہو گئی۔ بی آئی ایس پی انتظامیہ کو توقع ہے کہ اس کے مرکزی پروگرام میں مزید 3

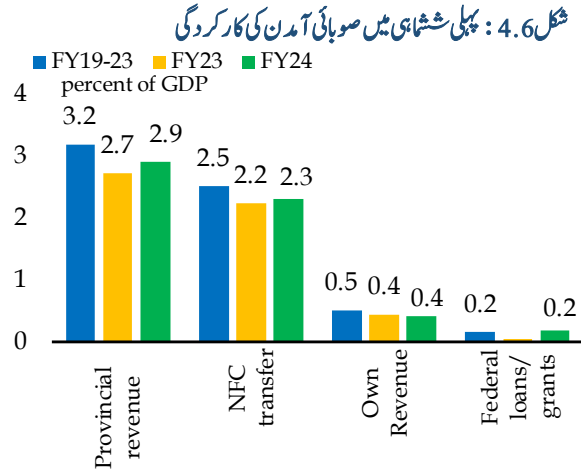
لاکھ خاندانوں کو شامل کیا جائے گا۔ ماخذ: بی آئی ایس پی پریس ریلیز: <https://bispp.gov.pk/SiteImage/Misc/files/7-7.pdf>

²⁴ کیڈر کے اعتبار سے افسران کے ایڈہاک الاؤنس میں 30 جون 2023ء تک اضافہ: بی پی ایس 1 سے 16 بنیادی تنخواہ کا 35 فیصد، بی پی ایس 17 تا 22 بنیادی تنخواہ کا 30 فیصد۔ گذشتہ سال یہ سب کو ملا کر 15 فیصد تھا۔ ماخذ:

https://www.finance.gov.pk/circulars/circular_04072023_1.pdf

²⁵ ماخذ: وزارت خزانہ https://www.finance.gov.pk/circulars/circular_05072023_2.pdf

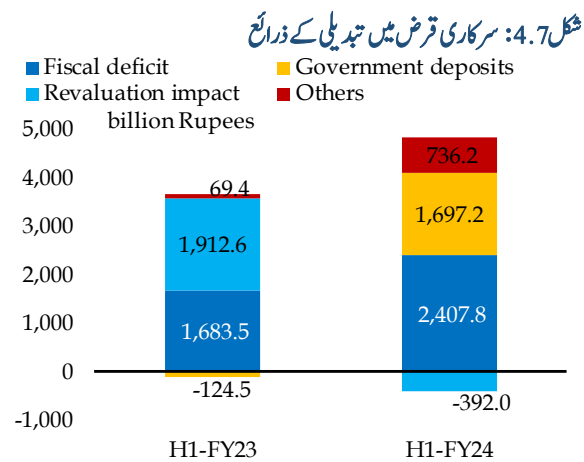
مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ



Source: Ministry of Finance & staff calculations

اضافہ ہوا۔²⁶ اس کے علاوہ امن عامہ اور تحفظ اور تعلیم کے امور پر اخراجات میں بھی قابل ذکر اضافہ ہوا۔ ترقیاتی اخراجات میں سندھ اور بلوچستان سرفہرست رہے جبکہ پنجاب اور کے پی میں کمی دیکھی گئی۔ دونوں صوبوں نے زراعت اور خوراک کے ساتھ ساتھ سماجی تحفظ کے منصوبوں پر زیادہ وسائل خرچ کیے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی سرپلس گذشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ رہا، لیکن یہ مالی سال 19 تا 23ء کے دوران پہلی ششماہی میں اوسط سرپلس کے مقابلے میں اب بھی کم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جی ڈی پی کے لحاظ سے محصولات میں کمی آئی ہے جبکہ اخراجات



Source: State Bank of Pakistan

جدول 4.6: سبڈیز کے اڑھ

ارب روپے	سالانہ بجٹ تخمینہ		حقیقی پہلی ششماہی (مہوری)	
	م 23ء	م 24ء	م 23ء	م 24ء
1- پاور سبڈیز	122	880	325	535
آئی پی بی	31	310	131	180
ٹیرف کافرق	55	513	194	295
کے ای ایس سی (بشمول ہتھیاجات)	11	298	116	60
انٹرسکو	43	150	49	225
آزاد جموں و کشمیر	0	55	25	3.0
ٹیوب ویلز	0.9	10	3.1	7.0
صنعتوں کی اعانت	22	7	0	40
دیگر	14	50	0	20
2- غیر پاور سبڈیز	74.3	184.2	50.7	129.0
ایل این جی / آریل این جی (صنعت)	11.1	0.0	0.0	40.0
گیس (گھریلو صارفین)	6.3	29.0	0.0	25.0
فریلا نر پلانٹس	6.7	25.0	10.0	15.0
یوٹیلیٹی اسٹورز	8.8	30.0	7.7	12.0
دیگر	41.5	100.2	33.0	37.0
مجموعی سبڈیز (1+2)	196.6	1,064.3	375.3	664.0

ماخذ: وزارت خزانہ

صوبوں کی اپنی آمدنی میں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی ٹیکس محاصل میں 20.5 فیصد اضافہ ہوا جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 11.7 فیصد تھا، اس میں زیادہ تر رقم خدمات پر جی ایس ٹی کی مد میں جمع ہوئی۔ صوبائی غیر ٹیکس محاصل میں بھی اضافہ ہوا اور مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خمیر پختہ خوا کوپن بجلی سے 12.6 ارب روپے کا منافع حاصل ہوا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی اخراجات میں تقریباً 27 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 25 فیصد تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں شرح نمو بھی وسیع البینا تھی اور اخراجات جاریہ اور ترقیاتی اخراجات میں تقریباً ایک ہی رفتار سے اضافہ ہوا۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافے کی وجہ سے تمام صوبوں کے جاری اخراجات میں

²⁶ وزارت خزانہ کی جانب سے وفاقی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافے کے اعلان کے بعد چاروں صوبوں نے بھی صوبائی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ کیا (فٹ نوٹ 24)۔

جدول 4.7: پہلی ششماہی میں مجموعی صوبائی مالیاتی حسابات

مالیت ارب روپے میں؛ نمونہ فیصد میں

نمونہ (فیصد)	ارب روپے				
	م س 23ء	م س 24ء	م س 23ء	م س 19-23ء اوسط	
33.9	2.6	3,070.9	2,293.1	1,868.5	مجموعی حاصل (الف+ب+ج)
		2.9	2.7	3.2	جی ڈی پی کے فیصد کے اعتبار سے
29.5	11.0	2,435.3	1,880.0	1,475.9	الف) وفاقی ٹیکس کی منتقلی (این ایف سی)
18.9	10.3	444.2	373.7	299.4	ب) صوبوں کی اپنی آمدنی (اول+دوم)
20.5	11.7	365.1	303.0	244.5	اول) صوبائی ٹیکسز
23.4	27.9	230.0	186.3	134.8	خدمات پر ایلیز ٹیکس
12.0	4.5	79.2	70.7	54.9	دوم) صوبائی غیر ٹیکس
-6.8	48.6	63.8	68.5	43.8	دیگر بشمول جنگلات
386.1	-80.6	191.4	39.4	93.2	ج) وفاقی قرضے اور متعلقات / گرانٹس
-	-	115.2	-30.5	7.0	قرضے (خالص)
9.0	-51.0	76.2	69.9	86.2	گرانٹس
26.9	24.9	2,781.5	2,191.9	1,586.8	مجموعی اخراجات
		2.6	2.6	2.7	جی ڈی پی کے فیصد کے اعتبار سے
19.7	24.1	2,074.0	1,733.3	1,321.5	اخراجات جاریہ
19.4	24.2	542.8	454.4	287.0	ترقیاتی اخراجات
-	-	164.7	4.1	-36.1	نثریاتی تفریق
186.1	-79.0	289.4	101.2	281.6	مجموعی توازن
		0.3	0.1	0.5	جی ڈی پی کے فیصد کے اعتبار سے

ماخذ: وزارت خزانہ

4.5 سرکاری قرضہ

پاکستان کے مجموعی قرضوں اور واجبات میں 6.1 فیصد کی قدرے کم رفتار سے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اسی طرح مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضوں کے جمع ہونے کی رفتار قدرے کم ہو کر 7.1 فیصد رہ گئی جو ایک سال قبل اسی عرصے میں 7.2 فیصد تھی۔ اس کی بنیادی وجہ جون 2023ء کے آخر اور دسمبر 2023ء کے اختتام کے درمیان امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کی وجہ سے

میں تقریباً کوئی تبدیلی نہیں آئی (جدول 4.7)۔ وقت کے ساتھ وفاقی ادائیگیوں اور صوبوں کی اپنی آمدنی دونوں میں کمی، سکڑتی ہوئی آمدنی اور کم صوبائی سرپلس کی وضاحت کرتی ہے (شکل 4.6)۔²⁷

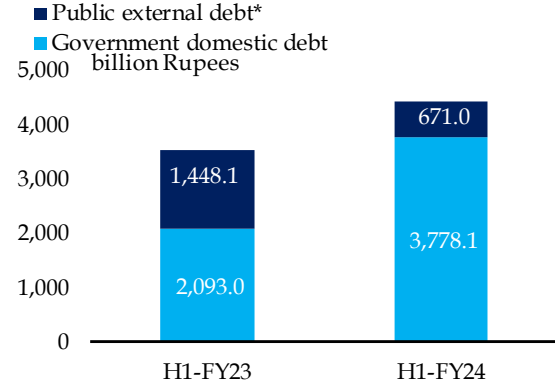
²⁷ صوبوں کو وفاقی این ایف سی کی منتقلی کا حجم، جو کہ صوبوں کے لیے آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، کسی بھی مدت میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں پر منحصر ہوتا ہے۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے ایف بی آر کے ٹیکس محصولات جتنے کم ہوں گے، این ایف سی کا حجم بھی اتنا ہی کم ہو گا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مزید بر آں، مالی سال 24ء کے دوران سرکاری قرضوں کے خاکہ عرصیت میں بہتری آئی۔ ٹی بلز کی واپسی کے ساتھ پی آئی بی اور اجارہ صکوک کے اسٹاک میں خاطر خواہ اضافے سے مقامی قرضوں کے خاکہ عرصیت میں اضافہ ہوا، جبکہ انتہائی قلیل مدتی تجارتی قرضوں کی ادائیگی اور نسبتاً طویل مدتی دوطرفہ قرضوں میں اضافے نے بیرونی قرضوں کے خاکہ عرصیت کو طول دیا (شکل 4.9)۔³¹ اس پیش رفت نے اجزائے ثانی کے خطرے کو کافی حد تک کم کر دیا۔ تاہم، نو قیمت بندی کا خطرہ اب بھی برقرار ہے کیونکہ زیادہ تر مقامی مالکاری رواں شرح تسکات کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔³²

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کی قرض واپسی کی صلاحیت کسی حد تک خراب ہوئی (شکل 4.10)۔³³ خاص طور پر مقامی مارک اپ ادائیگیوں تا ایف بی آر ٹیکس کے تناسب میں نمایاں اضافہ ہوا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی سود کی ادائیگیوں میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں ٹیکس محصولات سے کہیں زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، بیرونی قرضوں کی ادائیگی (ای ڈی ایس) تازمبادلہ آمدنی (ایف ای ای) کے تناسب میں بہتری آئی ہے جس کی وجہ بنیادی ادائیگیوں میں کمی اور زرمبادلہ کی آمدنی میں معمولی اضافہ ہے۔

شکل 4.8: سرکاری قرض کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی



* including debt from IMF
Source: State Bank of Pakistan

بیرونی قرضوں میں سست اضافہ تھا۔^{29،28} مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضوں میں اضافہ بنیادی طور پر مالی خسارے کی عکاسی کرتا ہے جو گذشتہ سال کے برعکس ہے جب روپے کی قدر میں کمی نے بھی قرضوں کے بڑھنے میں کردار ادا کیا تھا (شکل 4.7)۔ اس کے علاوہ، حکومت نے سرکاری تسکات کی میعاد مکمل ہونے کے پیش نظر نقد کا بندوبست رکھنے کے لیے بھی قرض لیا۔³⁰

سرکاری قرضوں کے اجزائے ترکیبی کی بات کی جائے تو حکومت نے بیرونی فنڈنگ کی کم دستیابی کے تناظر میں خسارے کو پورا کرنے کے لیے مقامی ذرائع پر زیادہ انحصار کیا۔ لہذا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی سرکاری قرضوں میں ملکی قرضوں کا حصہ بڑھ گیا (شکل 4.8)۔

²⁸موکا تخمینہ دسمبر 2023ء کے آخر میں اسٹاک اور جون 2023ء کے آخر میں اسٹاک کے فرق کو جون 2023ء کے آخر میں اسٹاک سے تقسیم کر کے لگایا جاتا ہے ((اختتام دسمبر 2023ء اسٹاک - اختتام جون 2023ء اسٹاک) / اختتام جون 2023ء اسٹاک)۔

²⁹مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں میں روپے کے لحاظ سے صرف 2.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ 8.0 فیصد تھا۔ تاہم امریکی ڈالر میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 4.4 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں 2.6 فیصد کمی آئی تھی۔

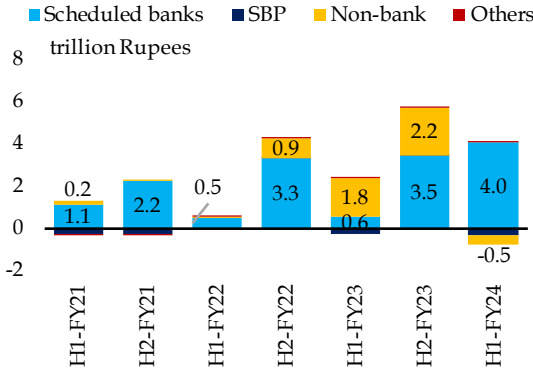
³⁰یہ اسٹیٹ بینک کے پاس موجود سرکاری ڈپازٹس میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے۔

³¹مزید پی آئی بی اور شریعت سے ہم آہنگ تسکات جاری کر کے مقامی قرضوں کے خاکہ عرصیت کو طول دینا اور قلیل مدتی قرضوں کو واپس کرنا حکومت کی وسط مدتی قرضوں کے انتظام کی حکمت عملی (ایم ڈی ایس) مالی سال 23ء تا مالی سال 26ء کے مطابق ہے۔

³²رواں شرح تسکات کی کوپن ادائیگیاں (یا کر ایہ کی شرحیں) سہ ماہی اور ششماہی ٹی بلز سے منسلک ہیں۔ ٹی بلز کی شرح سود میں تبدیلی کے نتیجے میں ان تسکات پر زیادہ سود کی ادائیگی ہوگی۔ اگرچہ پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی یا کمی کی توقع نہیں ہے، مگر مسلسل ہنگامی پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کا سبب بن سکتی ہے جس کے نتیجے میں رواں شرح تسکات بلند کوپن ادائیگیاں ہو سکتی ہیں۔

³³قرض کی واپسی کی صلاحیت کا اندازہ دو تناسبوں سے لگایا جاتا ہے: (1) مقامی مارک اپ ادائیگیوں تا ایف بی آر ٹیکس حاصل اور (2) بیرونی قرضوں کی واپسی (ای ڈی ایس) تازمبادلہ کی آمدنی (ایف ای ای)۔

شکل 4.11: پہلی ششماہی میں اداروں کے ذریعہ تھیل ملکی قرض

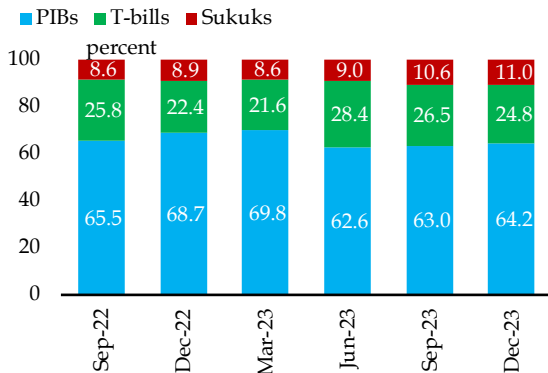


Source: State Bank of Pakistan

پی آئی بی اور حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے ذریعے (شکل 4.11)۔³⁵ دریں اثنا، غیر بینک اداروں نے بھی ٹی بلز اور این ایس ایس سے پی آئی بیز اور جی او پی صکوک کی طرف رخ کیا کیونکہ مارکیٹ کو شرح سود میں کمی یا جوں کا توں رہنے کی توقع تھی۔³⁶ نتیجتاً ٹی بلز اور نیشنل سیونگ اسکیموں (این ایس ایس) میں رقوم کی خالص واپسی ہوئی۔

اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی آئی بی کے اسٹاک میں اضافہ ہوا لیکن مجموعی ملکی قرضوں میں اس کا حصہ پچھلے سال کے مقابلے میں کم رہا

شکل 4.12: حکومتی تسکات کا واجب الادا اسٹاک - بلحاظ وثیقہ جات



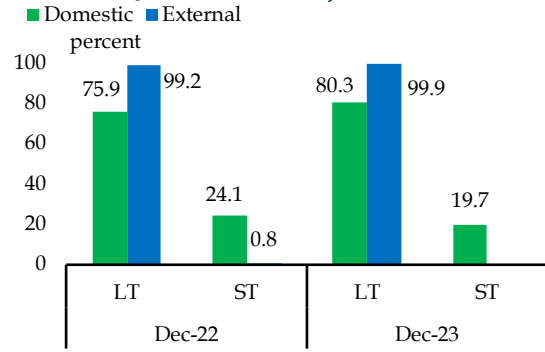
Source: State Bank of Pakistan

³⁴ دیکھیے پاکستان کی معیشت کی سالانہ رپورٹ مالی سال 22ء اور سالانہ رپورٹ مالی سال 23ء

³⁵ اگرچہ مجموعی طور پر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران میں زیادہ تر رقم ٹی بلز کے ذریعے حاصل کی گئی تھی، لیکن عرصیت سے نکال کر، زیادہ تر قرضے پی آئی بیز اور حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک (جدول 3.4) کے ذریعے حاصل کیے گئے۔

³⁶ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں غیر بینک اداروں نے اپنے وسائل کو سرکاری تسکات، خاص طور پر ٹی بلز میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا، جس کی وجہ سے ملکی قرضوں میں ان کے حصے میں اضافہ ہوا۔

شکل 4.9: پہلی ششماہی میں سرکاری قرض کے اجزائے ترکیبی



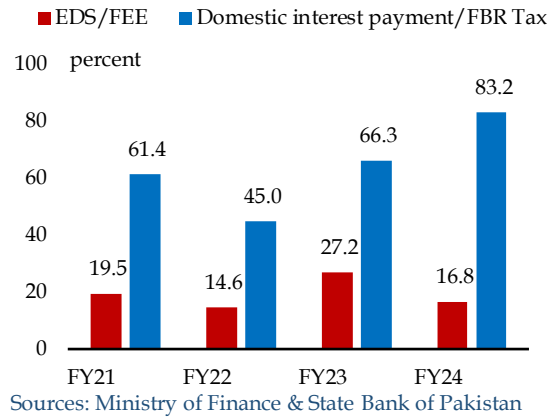
LT: Long-term ST: Short-term
Source: State Bank of Pakistan

ملکی قرضہ

گذشتہ چند برسوں سے ملکی قرضوں کا حجم مسلسل بڑھ رہا ہے۔³⁴ یہ بلند مالی خسارے اور مقامی ذرائع خاص طور پر بینکوں پر حکومت کے بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتا ہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں اضافہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے حجم کا تقریباً 1.8 گنا تھا (جدول 4.8)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں میں تقریباً تمام اضافہ جدولی بینکوں کی وجہ سے ہوا، خاص طور پر

شکل 4.10: پہلی ششماہی میں حکومت کی بازا ادائیگی کی استعداد



Sources: Ministry of Finance & State Bank of Pakistan

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.8: پہلی ششماہی میں حکومت کے ملکی قرضے اور واجبات

ارب روپے

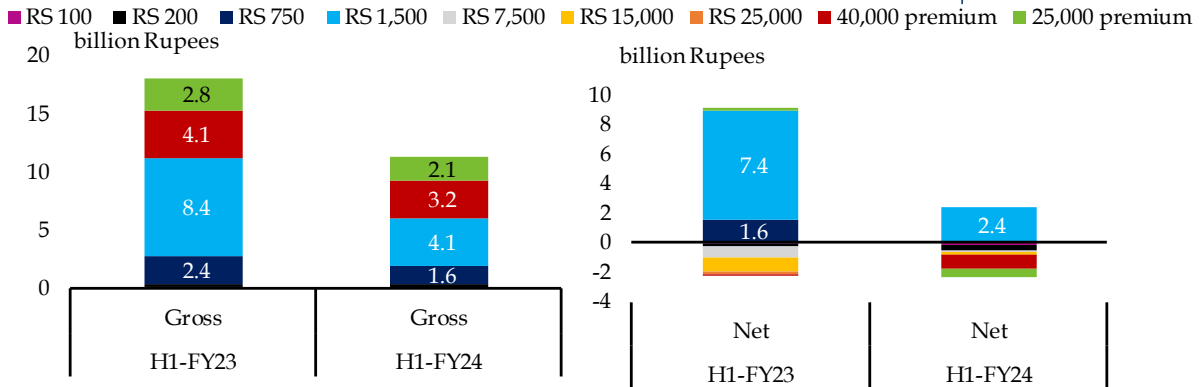
جون کے اسٹاک میں نمو (فیصد میں)		ملکی قرض کے اسٹاک میں حصہ (فیصد میں)		بہاؤ		اسٹاک		
م 23ء	م 24ء	دسمبر 23ء	دسمبر 22ء	م 23ء	م 24ء	دسمبر 23ء	دسمبر 22ء	
18.7	14.3	72.5	71.8	4,868.0	2,985.9	30,889.5	23,829.6	I- مستقل قرضہ، جس میں
40.3	16.0	10.4	8.0	1,268.4	364.8	4,419.0	2,644.6	حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک
16.4	14.8	60.1	61.2	3,599.5	2,614.2	25,608.7	20,301.2	پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز
0.0	1.9	0.9	1.2	0.1	7.0	382.6	381.6	انعامی بانڈز
-10.3	-9.5	19.7	18.6	-965.4	-647.7	8,369.8	6,156.3	II- رواں قرضہ، جس میں
-10.6	-9.8	19.5	18.4	-980.8	-661.3	8,288.4	6,091.1	مارکیٹ ٹریڈری بلز
-3.2	-7.9	6.6	9.3	-94.9	-262.8	2,831.6	3,073.2	III- غیر فنڈ قرضہ، جس میں
-2.7	-7.7	6.4	8.9	-76.5	-247.2	2,742.0	2,961.1	قومی بچت اسکیمز (انعامی بانڈز نکال کر)
-1.4	9.8	0.9	0.0	-5.5	0.9	378.3	9.5	IV- فارن کرنسی وثیقہ جات
-16.8	18.0	0.3	0.3	-24.0	16.8	118.7	109.7	V- نیپا پاکستان سرٹیفکیٹس (صرف اقامتی)
9.7	6.7	100.0	100.0	3,778.1	2,093.0	42,587.9	33,178.4	حکومت کا ملکی قرض (I+II+III+IV+V)

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

تھا، جس میں منظور شدہ رقم 5 سالہ ریٹیل ریٹ اور 3 سالہ معین ریٹیل ریٹ
تمسکات پر مرتکز تھی۔³⁷ اس سے حکومت کو اجارہ صکوک کا مخلوط خاکہ برقرار

(شکل 4.12 اور جدول 4.8)۔ اس کی وجہ مالی سال 23ء کی آخری سہ ماہی میں
سرمایہ کاروں کی ٹی بلیز میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے سبب پی آئی بیز کے کم اجرا کو
قرار دیا جاتا ہے، جس کے سبب بعد کی سہ ماہیوں میں پی آئی بیز کا حصہ کم ہوا۔
پی آئی بیز کے حصے میں کمی کی ایک اور وجہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے

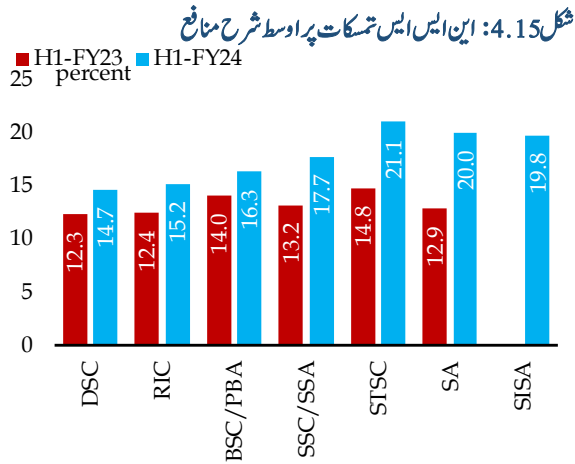
شکل 4.13: انعامی بانڈز میں رقوم کی مجموعی اور خالص آمد



Source: Central Directorate of National Savings

دوران سرمایہ کاروں کا حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی جانب بڑھتا ہوا جھکاؤ

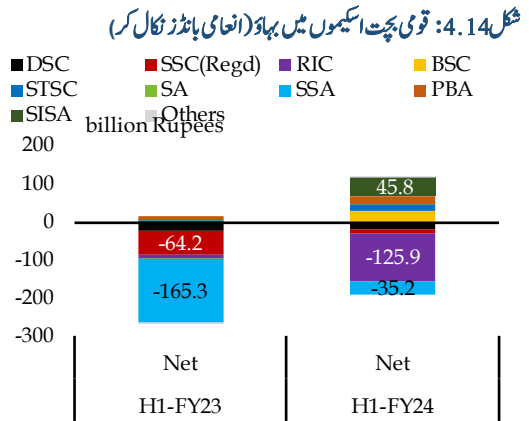
³⁷ تفصیلات کے لیے باب 3 ملاحظہ کیجئے



Source: Central Directorate of National Savings

سی)، قلیل مدتی سیونگ سرٹیفکیٹ (ایس ٹی ایس سی)، سیونگ اکاؤنٹس (ایس اے) اور پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ (پی بی اے) میں رقوم کی خالص آمد ہوئی۔ تاہم ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ (ڈی ایس سی)، ریگولر انکم سرٹیفکیٹ (آر آئی سی)، اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس (ایس ایس اے) اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) سے رقوم کا خالص اخراج ہوا کیونکہ ان تمسکات نے دوسروں کے مقابلے میں کم شرح سود کی پیشکش کی تھی۔ اس کی وجہ سے این ایس ایس سے مجموعی طور پر رقوم کا خالص اخراج ہوا۔

سرمایہ کاروں کو مزید سہولت فراہم کرنے کے لیے حکومت نے مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں تمام قومی بچت اسکیموں کو ڈیجیٹائز کیا۔ ایک اور اقدام یہ تھا کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بازار سرمایہ کے اداروں بشمول پاکستان اسٹاک ایکسچینج (پی ایس ایکس)، سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) اور این سی سی پی ایل کے ذریعے قرضوں میں اضافہ کر کے سرمایہ کاروں کی اساس کو متنوع بنایا جائے۔³⁸ اس اقدام کے تحت حکومت نے دسمبر 2023ء میں پی ایس ایکس پر معین شرح 1 سالہ اجارہ صکوک کی پہلی نیلامی کی تھی جس کا ہدف 30 ارب روپے تھا۔ مارکیٹ نے 478 ارب روپے کی پیشکش کر کے گہری دلچسپی کا اظہار کیا جس



Source: Central Directorate of National Savings

رکھے میں مدد ملی، جس سے زری زری کے دوران قرض لینے کی لاگت کو کم کیا جاسکتا ہے۔³⁸

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پی آئی بی کی لاگت میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں اضافہ ہوا جس کی وجہ کوپن کی بلند شرحیں ہیں۔ مزید برآں، دو سالہ اور تین سالہ پی آئی بی کا حصہ دسمبر 2022ء کے اختتام پر تقریباً 45.6 فیصد سے گھٹ کر دسمبر 2023ء کے آخر میں 40.4 فیصد رہ گیا۔

کم سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ رقوم کے انخلا میں معمولی اضافے کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پرائز بانڈز میں رقوم کی خالص آمد میں کمی واقع ہوئی (شکل 4.13)۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، اس کی وجہ غیر بینکوں کی سرمایہ کاری میں پرائز بانڈز اور این ایس ایس سے نسبتاً زیادہ منافع دینے والی سرکاری تمسکات کی طرف منتقلی ہے۔

اس کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران نئے تمسکات متعارف کرائے جانے کے ساتھ ساتھ موجودہ اور نئے تمسکات پر منافع کی شرح میں اضافے کی وجہ سے این ایس ایس (پرائز بانڈز کا خالص) سے رقوم کا خالص اخراج کم رہا (شکل 4.14 اور شکل 4.15)۔³⁹ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ (بی ایس

³⁸ جیسا کہ صکوک میں بیشتر واجبات الادا قرضے 5 سالہ متغیر ریٹل ریٹ میں مرکوز ہیں، اس لیے پالیسی ریٹ میں کمی سے صکوک کے نفع کی ادائیگیوں میں کمی آئے گی۔

³⁹ حکومت نے مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں ٹروہ اسلامک سیونگ اکاؤنٹس (ایس آئی ایس اے) اور ٹروہ اسلامک ٹرم اکاؤنٹس (ایس آئی ٹی اے) متعارف کرائے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیادہ تر خالص سرمایہ کاری ایس آئی ایس اے کی وجہ سے ہوئی۔

⁴⁰ یہ مالی سال 24ء کے سالانہ قرض گیری منصوبہ برائے اجراء سرکاری قرض کے رہنما خطوط پر مبنی ہے۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.9: پہلی ششماہی میں حکومت کے بیرونی قرضے
بلین امریکی ڈالر

جون کے اسٹاک میں نمو (فیصد میں)	بیرونی قرض کے اسٹاک میں حصہ (فیصد میں)		بہاؤ		اسٹاک			
	م س 23ء	د ستمبر 23ء	م س 24ء	م س 23ء	د ستمبر 23ء	د ستمبر 22ء		
4.4	-2.6	100.0	100.0	3,711.6	-2,273.1	87,761.8	86,564.8	سرکاری بیرونی قرضہ (2+1)، جس میں
4.2	-3.7	91.3	91.2	3,239.3	-2,992.1	80,165.4	78,948.9	1۔ حکومتی قرض
4.3	-2.9	91.2	90.4	3,300.3	-2,330.6	80,066.1	78,261.3	(i) طویل المدتی (ایک سال سے زائد)
-4.6	-8.4	8.6	9.8	-359.9	-772.5	7,541.1	8,459.2	بیرس کلب
3.9	6.9	44.2	42.0	1,450.5	2,353.0	38,813.6	36,375.8	کثیر طرفہ
11.8	-0.1	22.4	20.8	2,071.9	-18.4	19,644.1	18,034.8	دیگر طرفہ
-	-11.4	8.9	9.0	-	-1,000.0	7,800.0	7,800.0	یورو / سکوک گلوبل بانڈز
0.9	-27.3	6.4	8.0	47.5	-2,587.1	5,611.3	6,894.1	تجارتی قرضے / ادھار
17.6	-31.0	0.7	0.8	93.9	-295.4	628.3	657.7	بنیاد پاکستان سرٹیفکیٹس (صرف غیر اقامتی)
-38.1	-49.0	0.1	0.8	-61.0	-661.5	99.3	687.6	(ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)
6.6	10.4	8.7	8.8	472.4	719.0	7,596.3	7,615.9	2۔ آئی ایم ایف کی جانب سے
-5.6	28.4	5.8	6.2	-299.8	1,191.7	5,069.3	5,386.9	(i) وفاقی حکومت
44.0	-17.5	2.9	2.6	772.2	-472.7	2,527.0	2,229.0	(ii) مرکزی بینک
10.2	-1.4	13.6	12.7	1,107.5	-155.0	11,938.6	10,979.3	زرمبادلہ کے واجبات، جس میں
37.0	-	4.2	3.1	1,000.0	-	3,700.0	2,700.0	مرکزی بینک کے ڈپازٹس

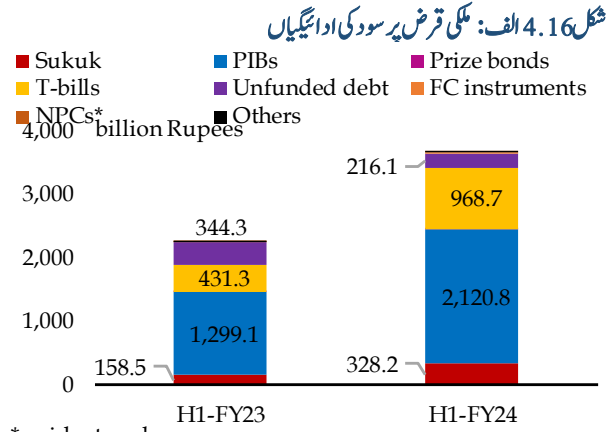
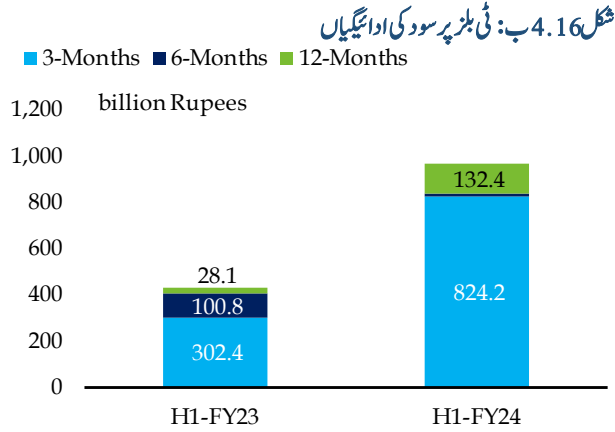
ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

ملکی قرضے پر منافع / سود کی ادائیگیاں
مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی سود اور منافع کی ادائیگیوں میں
63.2 فیصد اضافہ ہوا۔⁴² یہ اضافہ بنیادی طور پر پی آئی بی، حکومت پاکستان کے
اجارہ سکوک اور سہ ماہی ٹی بلز کے زیادہ اسٹاک کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی شرح
سود کی وجہ سے ہوا (شکل 4.16 الف اور 4.16 ب)۔ تاہم، مسلسل خالص
اخراج سے قومی بچت اسکیموں کے کم اسٹاک کی وجہ سے ان پر سود کی ادائیگی میں
نمایاں کمی واقع ہوئی (شکل 4.16 ج)۔

میں غیر بینک اداروں کا حصہ تقریباً 90 فیصد ہے۔⁴¹ آگے چل کر، پی ایس ایکس
پلیٹ فارم سرکاری تمسکات میں غیر بینک اداروں کی سرمایہ کاری کو راغب کر سکتا
ہے۔ تاہم اگر سرکاری تمسکات کی نیلامی میں پرائمری ڈیلرز کو پی ایس ایکس پلیٹ
فارم پر بولی لگانے سے روکا جائے تو بازار سرمایہ کے ذریعے قرضوں کا حصول زیادہ
موثر ثابت ہو سکتا ہے۔

⁴¹ ماخذ: سالانہ قرض گیری منصوبہ برائے مالی سال 24ء، ڈیفٹ ٹینجمنٹ آفس، خزانہ ڈویژن، حکومت پاکستان

⁴² حکومت نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 3.9 ٹریلین روپے ادا کیے جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 2.3 ٹریلین روپے ادا کیے گئے تھے۔



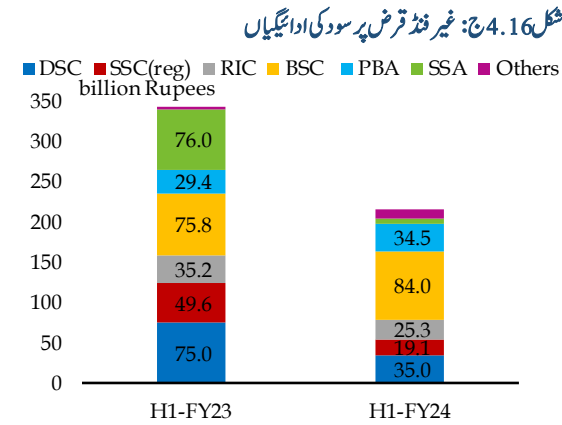
*residents only

Source: State Bank of Pakistan

4.6 سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات

مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں کمی کے ساتھ بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد میں بہتری کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے رسک پریمیوم میں کمی واقع ہوئی۔ نتیجتاً، پہلی ششماہی میں کمرشل بینکوں اور این پی سیز (غیر اقامتی) سے قرضوں / قرضوں کی خالص آمد میں اضافہ ہوا۔ اکتوبر 2023ء میں این پی سی پر منافع کی شرح میں اضافے نے اس زمرے میں رقوم کی آمد کو بڑھایا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضوں کے واجب الادا اسٹاک میں 3.7 ارب امریکی ڈالر کا اضافہ ہوا حالانکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں کمی ہوئی تھی (جدول 4.9)۔ بلند بیرونی مالکاری کے ساتھ ساتھ دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں کمی نے سرکاری بیرونی قرضوں میں اضافے میں کردار ادا کیا۔



Source: State Bank of Pakistan

آئی ایم ایف کے ایس بی اے پروگرام کے بعد زیادہ تر بیرونی قرضہ دو طرفہ اور کثیر الطرفہ ذرائع سے آیا۔ رقوم کی سب سے زیادہ آمد دوست ممالک خاص طور پر سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے ہوئی، اس کے بعد کثیر الطرفہ ذرائع اور آئی ایم ایف ہیں۔ تاہم متحدہ عرب امارات سے 1.0 بلین امریکی ڈالر کے ڈپازٹس زر مبادلہ کے واجبات کا حصہ بن گئے۔⁴³

جون 2023ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ ایس بی اے پر اسٹاف لیول ایگریمنٹ (ایس ایل اے) کے بعد فنانسنگ ریٹنگ ایجنسی نے جولائی 2023ء میں پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ کو اپ گریڈ کیا۔⁴⁴ اس کے ساتھ ساتھ جولائی 2023ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے 1.2 بلین ڈالر کی فراہمی نے دیگر کثیر طرفہ ذرائع سے رقوم کی آمد کی راہ ہموار کی۔

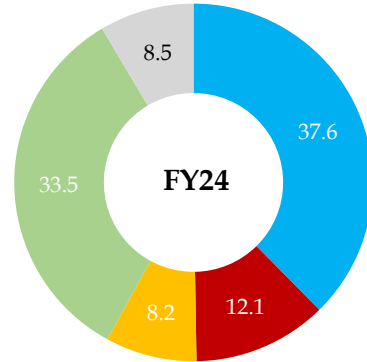
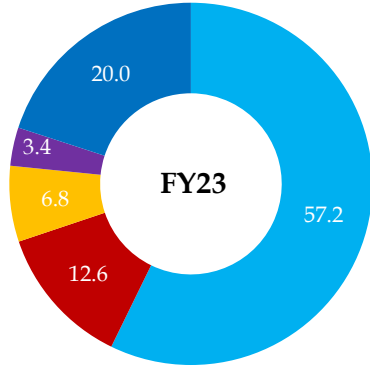
⁴³ زر مبادلہ کے واجبات سرکاری بیرونی قرضوں کا حصہ نہیں ہیں۔

⁴⁴ اسٹاف لیول معاہدے میں پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی بڑی بیرونی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مزید مالکاری دوست ممالک سے گفت و شنید کرے۔ یہ معاہدہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی جانب سے 3.0 بلین امریکی ڈالر جمع کرانے کے وعدے کے بعد ہوا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

شکل 4.17: پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی اجرا کا زمرہ وار حصہ

■ Multilateral ■ Bilateral ■ NPCs ■ Time deposits ■ Guaranteed loan ■ Commercial banks ■ IMF



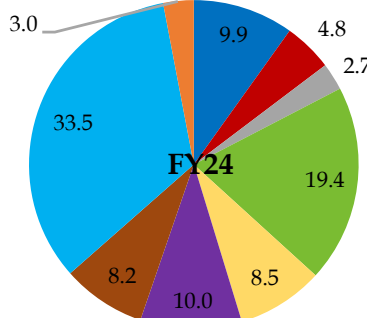
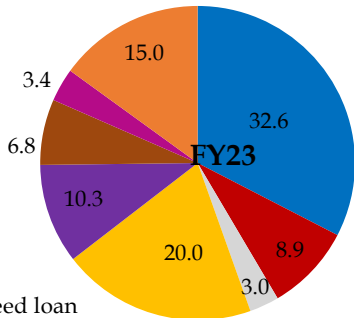
Source: Economic Affairs Division, Ministry of Finance

پچھلے سالوں کے برعکس، جب حکومت کی بیرونی مالی اعانت کا نصف سے زیادہ حصہ پروگرام / بجٹ سپورٹ پر خرچ ہوا، یہ حصہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر پچاس فیصد سے بھی کم رہ گیا۔ جبکہ، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پروجیکٹ فنانسنگ / امداد کا حصہ تقریباً تین گنا بڑھ کر 44.3 فیصد ہو گیا۔ اسے ڈی بی اور اے آئی آئی بی جیسے کثیر ملکی اداروں نے منصوبوں کی مالکاری کے لیے زیادہ تر فنڈ فراہم کیا، جبکہ عالمی بینک نے منصوبوں کی امداد میں اپنا حصہ بڑھایا (جدول 4.10)۔

اقتصادی امور ڈویژن، جو صرف مرکزی حکومت کے قرضوں کو دستاویزی شکل دیتا ہے، کے اعداد و شمار کے مطابق، ایک تہائی سے زیادہ رقم کثیر الطرفہ اداروں، خاص طور پر عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی)، ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک (اے آئی آئی بی) اور اسلامی ترقیاتی بینک (آئی ڈی بی) سے موصول ہوئی۔ ایک تہائی میعاد ڈپازٹ تھے۔ قرض کی بقیہ رقم کی آمد دوست ممالک بالخصوص سعودی عرب سے؛ چائنائیٹل ایرو ٹیکنالوجی امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کارپوریشن (سی اے ٹی آئی سی) سے ضمانت شدہ قرض؛ اور غیر اقامتی این پی سیز سے ہوئی (شکل 4.17 اور شکل 4.18)۔⁴⁵

شکل 4.18: پہلی ششماہی کے دوران مجموعی بیرونی اجرا کی تفصیل

■ ADB ■ AIB ■ IDB ■ IMF
■ WB ■ CATIC* ■ Saudi Arabia ■ NPCs
■ Commercial Banks ■ Time Deposits ■ Others



* Guaranteed loan
Source: Economic Affairs Division, Ministry of Finance

⁴⁵ ای اے ڈی کے اعداد و شمار کے مطابق حکومت پاکستان نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 6.0 بلین امریکی ڈالر کے مجموعی بیرونی فنڈز حاصل کیے جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً 5.8 بلین امریکی ڈالر موصول ہوئے تھے۔ آئی ایم ایف کی جانب سے فراہم کردہ 1.2 ارب ڈالر کا قرض اور مرکزی بینک میں متحدہ عرب امارات کی حکومت کے 1.0 ارب ڈالر کے ڈپازٹس ای اے ڈی کے اعداد و شمار میں ظاہر نہیں ہوئے کیونکہ یہ مرکزی بینک کی بیلنس شیٹ میں شامل ہوتے ہیں۔ آئی ایم ایف کا قرض ادا بلیگیوں کے توازن کے مقاصد کے لیے تھا جبکہ متحدہ عرب امارات کی حکومت کے ڈپازٹس براہ راست مرکزی بینک کو دیے گئے تھے۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء

جدول 4.10: پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی اجرا اور مصارف
ملین امریکی ڈالر

مجموعہ		دیگر		پروگرام / اعانتہ مزائیہ		پروجیکٹ		
م س 24ء	م س 23ء	م س 24ء	م س 23ء	م س 24ء	م س 23ء	م س 24ء	م س 23ء	
589.4	1,902.5	-	-	5.4	1,629.3	584.0	273.2	اے ڈی بی
287.0	521.4	-	-	-	500.0	287.0	21.4	اے آئی آئی بی
160.0	177.3	100.0*	161.0*	-	-	60.0	16.3	آئی ڈی بی
-	1,166.2	-	-	-	1,166.2	-	-	آئی ایم ایف
1,157.9	690.8	-	-	123.9	267.5	1,034.1	423.3	ورلڈ بینک
508.3	-	-	-	-	-	508.3	-	سی اے ٹی آئی سی **
23.1	35.5	-	-	5.4	21.5	17.7	14.0	آئی ایف اے ڈی
42.2	54.9	-	-	-	-	42.2	54.9	چین
595.4	600.2	595.2***	600.0***	-	-	0.2	0.2	سعودی عرب
25.1	14.0	-	-	5.0	-	20.1^	14.0^	امریکہ
12.4	18.5	-	-	-	-	12.4	18.5	کوریہ
491.5	394.8	-	-	491.5	394.8	-	-	این پی سیز
-	200.0	-	-	-	200.0	-	-	کمرشل بینک
2,000.0	-	-	-	2,000.0	-	-	-	میعادی ڈپازٹس
75.9	62.2	-	-	-	-	95.9	76.1	دیگر
5,968.2	5,838.4	695.2	761.0	2,631.2	4,179.3	2,641.8	898.1	مجموعہ

نوٹ: اعداد کو راونڈ آف کرنے کی وجہ سے مجموعے میں فرق ہو سکتا ہے * قلیل مدتی قرض ** تینتی قرضہ (چین) *** تیل کی سہولت
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن، وزارت خزانہ

بیرونی قرض کی واپسی⁴⁶

تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بین الاقوامی تجارتی قرضوں، قلیل مدتی کثیر طرفہ قرضوں اور این پی سیز (صرف غیر اقامتی) پر ادا کیے جانے والے مارک اپ میں کمی واقع ہوئی، اس کی وجہ مالی سال 23ء میں متنازعہ مدت کے تحت قرضوں کے اسٹاک میں کمی تھی۔ دریں اثناء، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرمبادلہ کے واجبات پر مارک اپ میں اضافہ ہوا۔

مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی واپسی میں کمی واقع ہوئی جس کی وجہ کم شیڈول بنیادی ادائیگیاں ہیں (جدول 4.11)۔ تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں لندن انٹرنیشنل آفر ریٹ (لائبور) / محفوظ شہینہ مالکاری شرح (ایس او ایف آر) میں اضافے کی وجہ سے سود کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔⁴⁷ بیرونی قرضوں کا تقریباً 37 فیصد حصہ رواں شرح پر محیط ہے جس کی وجہ سے ایس او ایف آر میں اضافے کے نتیجے میں سود کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔⁴⁸

⁴⁶ بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں بنیادی اور سود کی ادائیگی دونوں شامل ہیں۔

⁴⁷ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط امریکی ڈالر محفوظ شہینہ مالکاری شرح (ایس او ایف آر) بڑھ کر 5.3 فیصد ہو گئی جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً 3.0 فیصد تھی۔ ماخذ: <https://www.global-rates.com/en/interest-rates/sofr/historical/2023/>

⁴⁸ یہ جون 2023ء کے آخر کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ ماخذ: سالانہ قرض کا جائزہ اور سرکاری قرض ٹیلیٹن (مالی سال 2022-23ء)، وزارت خزانہ۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.11: پہلی ششماہی میں سرکاری بیرونی قرض کی واپسی
ملین امریکی ڈالر

سود		اصل رقم		مجموعہ		
م 24ء	م 23ء	م 24ء	م 23ء	م 24ء	م 23ء	
1,836.1	1,396.6	3,701.4	7,512.2	5,537.4	8,908.8	1- سرکاری بیرونی قرض (الف + ب + ج)
1,513.2	1,228.9	2,756.0	6,231.5	4,269.2	7,460.4	(الف) طویل مدتی حکومتی قرض، جس میں
82.3	100.5	603.2	520.9	685.5	621.4	پیرس کلب
547.8	288.6	896.1	823.5	1,443.9	1,112.0	کثیر الفریق
396.5	247.5	857.8	554.6	1,254.4	802.1	دیگر دو طرفہ
291.3	319.4	-	1,000.0	291.3	1,319.4	یورو / سکوک گلوبل بانڈز
173.7	237.9	-	2,722.4	173.7	2,960.3	تجارتی قرضے / ادھار
21.6	35.0	398.9	610.1	420.5	645.1	این پی سیز
304.0	143.2	784.3	480.1	1,088.3	623.2	(ب) آئی ایم ایف کو ادائیگی
18.9	24.5	161.0	800.7	179.9	825.2	(ج) قلیل مدتی حکومتی قرض
152.6	111.3	-	-	152.6	111.3	2- زرمبادلہ کے واجبات

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان